خوشیوں کا موسم بہار

صباء خاتون

جذبات انسانی کے دو اہم مظہر ہیں۔ ایک مسرت و شادمانی اور دوسرا رنج والم' اسلام نے جس طرح رنج و الم میں صبر و شکیب' غمخواری' بیمار پرسی اور تعزیت جیسے افعال کے ذریعہ اظہار غم کی اجازت دی ہے اسی طرح اس نے جوش مسرت و شادمانی کے مظاہرہ کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ بشرطیکہ فخر' غرور' ریا' نمود' تکبر اور دولت کی بے جا فضول خرچی نہ ہو۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قومی پیمانہ پر مسلمانوں کے لئے بھی سال میں دو دن جشن و خوشی کے مقرر فرمائے ہیں۔ پہلا عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ۔

مسلمانوں کا سالانہ اجتماع عید الاضحیٰ قریب آرہا ہے اس واقعہ کی یاد میں جو دنیا کی تاریخ میں "ذبح عظیم" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ذبح عظیم دراصل وہ عظیم الشان فدیہ ہے۔ جو دنبہ کی صورت میں حضرت ابرہیم علیہ السلام کے لئے پیش کیا گیا۔ یہ ادا اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آئی کہ اس کو آنے والی نسلوں کے لئے مسنون قرار دیا گیا۔ یہ ادا اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آئی کہ اس کو آنے والی نسلوں کے لئے مسنون قرار دیا۔ اس لئے امت مسلمہ عید الاضحیٰ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی پیش کرتے ہیں۔ ان میں جو صاحب مستطیع ہیں وہ اپنا مال قربان کر کے خانہ کعبہ کی زیارت کرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے حج ادا کرتے ہیں۔ حج اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جو کہ ہر مستطیع پر فرض ہے۔

> قربانی کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس سے خدا خوش ہوتا ہے دوزخ سے نجات ملتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

حج کے لفظی معنی کسی جگہ کا قصد کرنے اور اس کی طرف آنے کے ہیں۔ شریعت کی زبان میں اس کا معنی مخصوص افعال کے ساتھ تعظیم کی نیت سے خانہ کعبہ کا قصد کرنے اور اس کی طرف آنے کے ہیں۔

حج کی فرضیت واہمیت

حج ہر بالغ صاحب مستطیع پر فرض ہے جو شخص قدرت رکھنے کے باوجود حج نہیں کرتا ہے وہ اپنے مسلمان ہونے کی جھٹلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"واللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا و من کفر فان الله غنی عن العالمین." (سورۃ آل عمران' آیت ۹۷)

لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو' وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی پیروی سے انکار کرے' اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سارے اہل جہاں سے بے نیاز ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الاالله و ان محمدا رسول الله و اقام الصلوة و ایتاء الزکوٰة و الحج و صوم رمضان. (الجامع الصحیح للبخاری کتاب الایمان' باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس ۱۰/۲)

فضیلت اور ثواب

کتاب و سنت میں حج بیت اللہ کی بڑی فضیلت اور تاکید آئی ہے۔ اس کے کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حج کہنے کو اگرچہ ایک عبادت ہے مگر فی الواقع اس میں ہر عبادت اور ہر عمل خیر کی روح موجود ہے۔ اس سے اسلامی شان کا اظہار بھی ہوتا ہے اور آخرت کی یاد دہانی حاصل ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ حج دینی اور دنیوی بہت سی خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبرکا و هدی للعلمین فیه ایة بینت مقام ابراہیم و من دخله کان امنا۔"

(سورۃ آل عمران' آیت ۹۶' ۹۷)

بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لئے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے۔ اس کو خیر و برکت دی گئی اور تمام جہاں والوں کے لئے مرکز ہدایت بنایا گیا۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا مامون ہو گیا۔

لسان نبوت نے بھی حج کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے بلند درجہ کا بہت اہتمام اور تاکید کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

عن ابی هريرة رضي الله عنه قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اى الاعمال افضل قال ايمان بالله و رسوله قيل ثم ماذا قال جهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا قال حج مبرور۔

(الجامع الصحيح للبخاري' كتاب المناسك' باب فضل الحج المبرور ۱/۲۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ "سب سے افضل عمل کون سا ہے" فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" پھر عرض کیا گیا "اس کے بعد کون سا ہے" فرمایا "حج مبرور"۔

حج کہنے کو اگرچہ ایک عبادت ہے مگر فی الواقع اس میں ہر عبادت اور ہر عملِ خیر کی روح موجود ہے اس سے اسلامی شان کا اظہارہ بھی ہوتا ہے اور آخرت کی یاددہانی حاصل ہوتی ہے۔ حج دینی اور دنیوی بہت سی خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔

عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال صلى الله عليه وسلم من حج هذا البيت فلم يرفث و لم يفسق رجع كيوم ولدته امه۔ (الجامع الصحيح البخاري' ابواب العمرة' باب قول الله فسوق ولا جدال في الحج' ۱/۲۴۵)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس شخص نے اللہ کی خوشنودی کے لئے اس کے گھر کا حج کیا اور بدکلامی و بدگوئی اور فسق و فجور سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹے گا جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

جس شخص کو اللہ تبارک و تعالیٰ حج کے ارکان پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اس کی یہ عظیم الشان عبادت جب تکمیل کو پہنچ جاتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ یہ ضروری قرار دے دیتا ہے کہ ان عبادتوں کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا نذرانہ پیش کرے۔ جس کا نام "قربانی" ہے۔ لہٰذا ۱۰' ۱۱' ۱۲ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔

قربانی کی فضیلت

کتاب و سنت میں قربانی کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے' بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اور بعض کے نزدیک سنت موکدہ' لیکن دلائل کی رو سے مقدور والے پر واجب ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انا اعطينك الكوثر فصل لربك وانحر ان شانئك هو الابتر" (سورۃ کوثر آیت ۱ تا ۳)

ہم نے آپ کو کوثر دیا ہے' پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے یقیناً آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے۔

قربانی کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس سے خدا خوش

ہوتا ہے' دوزخ سے نجات ملتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ماعمل ابن ادم من عمل یوم النحراحب الی الله من اهراق الدم وانه لیاتی یوم "القیامة بقرو نهاوا شعارها واظلافها وان الدم لیقع من الله بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بها نفسا" (الجامع الترمذی' ابواب الاضاحی' ۱/ ۲۷۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الضحیٰ کے دن فرزند آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں۔ اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے ساتھ آئیگا' اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ پس اے خدا کے بندوں دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

قربانی کی جانور کے بارے میں ہدایات

قربانی کا جانور تندرست اور بے عیب ہونا چاہئے لیکن اگر خریدنے کے بعد کوئی نقص پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

"عن البراء بن عازب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل ماذایتقی من الضحا یا فشار بیده فقال. اربعا العرجاء البین ظلعا والعوراء البین عررها والمریضة البین مرضها والعجفاء التی لاتنقی" (الجامع الترمذی' ابواب الاضاحی' باب مایجوز من الاضاحی ۱/ ۲۷۵)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ قربانی میں کیسے جانور سے پرہیز کیا جائے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور بتایا کہ چار۔ ایک ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن بہت کھلا ہوا ہو۔ دوسرے وہ جس کی ایک آنکھ خراب ہو گئی ہو اور وہ خرابی بالکل نمایاں ہو۔ تیسرے وہ جو بہت بیمار ہو۔ چوتھے وہ جو ایسا کمزور اور لاغر ہو کہ اس کی ہڈیوں میں گودا بھی نہ رہا ہو۔

قربانی کے جانور میں شرکت

ایک اونٹ اور ایک گائے میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔ حدیث شریف وارد ہوا ہے کہ:

"عن جابران النبی صلی الله علیه وسلم قال البقرة عن سبعة والجزورعن سبعة" (الجامع الصحیح للبخاری' ابواب الاضاحی باب ماجاء فی الاشتراك فی الاضحیة ۱/ ۱۸۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گائے یا بیل کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے ہوسکتی ہے۔

قربانی کرنے کا طریقہ

ذبح کرنے سے قبل ذبیحہ کے ہاتھ پیر باندھ دینا چاہئے تاکہ ذبح کرنے میں سہولت ہو' پھر اس کا رخ قبلہ کی طرف کر کے مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر ذبح کرنا چاہئے۔

"انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین' ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین لا شریک له بذالک امرت و انا من المسلمین اللهم هذا منک و لک تقبل منی کما تقبلت من ابراهیم ذلیلک بسم الله و الله اکبر." (اسلامی خطبات' شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستویؒ' ۱/ ۵۸۶)

میں اس اللہ کی طرف متوجہ ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے' میں سب سے الگ ہو کر صرف خدا کی عبادت کرتا ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں' میری نماز اور میری قربانی اور میرا مرنا جینا سب اللہ کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے فرمانبردار لوگوں میں سے ہوں' الہیٰ میں تیری خوشنودی کے لئے یہ قربانی کرتا ہوں تو اس کو قبول فرما جس طرح تو نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول فرمائی ہے اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔

گوشت کی تقسیم

قربانی کا گوشت خود کھانا' دوست احباب اور غریبوں مسکینوں کو کھلانا جائز ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 41